دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا

دوا مینی شفا بینی غرض ولی الامان مینی	بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹	چہ گویم باتو گر آئی چہادر قادیان مینی

سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۴۵	۱۷ شوال ۱۳۲۳ھ علے صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۵ دسمبر ۱۹۰۵ء عیسوی	سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۳۶

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	سے۳
معاونین برضائے	ع۱۰ / صہ
خود	ہے

عام قیمت

	قیمت پیشگی	مابعد
سالانہ	ع۲	ہے/
ششماہی	عہ/	عہ ۱۰/
سہ ماہی	۱۲/	۱۴/
یک ماہ		۶/
فی پرچہ	۱/	۲/

نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا۔ پیشگی قیمت درخواست کیساتھ بذریعہ منی آرڈر یا پہلا پرچہ بذریعہ وی پی وصول ہونی چاہیئے باقی صورتوں میں قیمت مابعد کے حساب سے محسوب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکدمے دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت انکا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلاء مین اللہ تعالی کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اُس سے مُنہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلی درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۳۔ دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ ۱۔ کَبُرَتْ فِتْنَۃٌ

۱۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ ۱۔ جَاءَ وَقْتُکَ ۔ وَنُبْقِی لَکَ الْآیَاتِ بَاہِرَاتٍ

۲۔ قَرُبَ وَقْتُکَ وَنُبْقِی لَکَ الْآیَاتِ بَیِّنَاتٍ

ترجمہ۔ ۱۔ فتنہ بڑا ہو گیا۔

۱۔ تیرا وقت آ گیا۔ اور ہم تیرے واسطے روشن نشان باقی رکھیں گے

۲۔ تیرا وقت قریب آ گیا۔ اور ہم تیرے واسطے کھلے نشان باقی رکھیں گے۔

فرمایا۔ ان الہامات میں الفاظ باہرات بیّنات صفت کے طور پر نہیں آئے بلکہ حال کے طور پر آئے ہیں اور دوام کا فائدہ دیتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ چمکتے ہوئے اور کھلے نشانات اس سلسلہ کی صداقت کے واسطے ہمیشہ قایم رہیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کے لطف عنایات اور احسان کا ایک بڑا نمونہ ہے۔ اور اس میں بڑی خوشی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے الفاظ شوکت کے ساتھ تسلی دیتے ہیں۔ کہ تم تردد نہ کرو۔ اس سلسلہ کے قیام کے اصل مقصد کو ہم پورا کریں گے۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ باہرات اور بیّنات کیا ہیں۔ مگر ایک بڑے شکر اور سجدہ کا مقام ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی ایک عظیم الشان بشارت نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس سلسلہ کی تائید میں ایسے کام کریگا۔ جن سے بہت تبدیلی ہوگی۔ اور دنیا پر ایک عظیم اثر پڑے گا۔

ایک پرانا الہام حضرت صاحب نے دوبارہ سنایا اور وہ اس طرح سے ہے۔

بہت سے حادثات اور عجائب کا موں کے بعد تیرا حادثہ ہوگا۔

القول الطیّب

۱۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ دو آدمیوں نے بیعت کی۔ ایک نے سوال کیا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا وہ لوگ ہم کو کافر کہتے ہیں۔ اگر ہم کافر نہیں ہیں تو وہ کفر لوٹ کر ان پر پڑتا ہے مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ اس واسطے ایسے لوگوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ پھر ان کے درمیان جو لوگ خاموش ہیں۔ وہ بھی انہیں میں شامل ہیں۔ ان کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں کیونکہ وہ اپنے دل کے اندر کوئی مذہب مخالفانہ رکھتے ہیں۔ جو ہمارے ساتھ بظاہر شامل نہیں ہوتے +

قادیان میں سکھاشاہی

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

چونکہ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو نرمی۔ درگذر اور شر کا مقابلہ نہ کرنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس لئے اکثر ناعاقبت اندیش اس بات سے فائدہ اٹھا کر اس غریب جماعت کو عموماً ہر جگہ دکھ دیتے ہیں۔ آئے دن الحکم کے ذریعہ کسی نہ کسی مقام کی جماعت یا احمدیوں پر مظالم کے حالات لکھے جاتے ہیں لیکن آج عرصہ کے بعد آپ بیتی یعنی خاص قادیان کے حالات لکھے جاتے ہیں۔ اور یہ حالات اب نہائیت خطرناک حالت اختیار کرتے جاتے ہیں۔ قادیان کے سکھوں کی جماعت نے بارہا ہماری جماعت پر حملہ کیا ہے اور یہ تو ایک معمولی بات ہو گئی ہے کہ وہ ہمارے مزدوروں سے کسیاں اور ٹوکریاں چھین کر لے گئے ہیں جبکہ وہ ہمارے کام پر لگے ہوئے تھے بلکہ یہ کہنے میں مبالغہ نہیں کہ یہاں کے سکھ زمیندار ایک عرصہ سے ٹوکریوں اور کسیوں کے خرید سے بے فکر ہو چکے ہیں۔ انہیں جب ضرورت ہوتی ہے وہ حملہ کر کو چھین لے جاتے ہیں۔ اور ہم خاموشی کے ساتھ ان کی ان حرکات کو دیکھا کرتے ہیں لیکن اب صبر کی حد ہو چکی۔ زیادہ انتظار کرنے کی طاقت ہم میں نہیں رہی۔ اس لئے ہم متواتر ان کے مظالم مقامی اور ذمہ وار حکام کو سنائیں گے۔ اور اپنے درد کی دوا انہیں سے چاہیں گے۔

اب تازہ واقعہ ۱۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کی صبح کا ہے۔ کہ بہت سے سکھوں کا ایک گروہ میاں احمد نور پر بلوہ کر کے آ پڑا۔ اور اس غریب کو سخت مارا۔ وہ کسی طرح ان کے قبضہ سے نکل کر بھاگا۔ اور بھاگ کر اس نے اپنے مکان میں گھس کر پناہ لی۔ تو یہ سکھا شاہی کرنے والے دلیر اور بہادر اس کے دروازے پر پہونچے۔ دروازے کو توڑنے کی کوشش کی۔ اور سخت گالیاں دے رہے تھے کوئی اندر اینٹیں پھینکتا تھا۔ کوئی کچھ۔ بڑی تشویش ہوئی۔ آخر مرزا نظام الدین صاحب نمبردار اور نظام دفعدار قادیان کو اطلاع دی گئی۔ وہ سنتے ہی موقعہ واردات پر پہونچے۔ اور انہوں نے اگر نہائیت عقلمندی کے ساتھ اس حملہ آور گروہ کو منتشر کیا لیکن یہ لوگ بہت بڑے جوش میں ڈانگوں اور لاٹھیوں سے مسلح تھے۔ کہ بس مار دو اور خون بہا دو۔ اس واقعہ کی اطلاع تھانہ میں مظلوم احمد نور نے جا کر دی جس پر منشی سندہی خان صاحب ہیڈ کنسٹبل تفتیش کے لئے مامور ہو کر اسی روز شام کو آئے اور انھوں نے نہائیت سلامت روی کے ساتھ جیسا کہ ان کی عادت میں ہے۔ موقعہ واردات کو دیکھا۔ اور سب کے بیانات لئے اور ۱۶ کس کو ملزم قرار دیکر ۲۰ تاریخ کے لئے مقدمہ چالان کرنے کے واسطے مقرر کی۔ یہ تو معمولی بات ہے۔

اس امر سے ان لوگوں کے جوش کا پارہ اور بھی چڑھ گیا ہے۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس فساد کی تہ میں یہاں کے بعض اور لوگ ہیں۔ جنکی بابت غالباً بعض لوگ گذشتہ واقعات اور کاغذات سے مدد سکے گی کہ انہوں نے کبھی ہماری مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ جس کے متعلق مقامی ذمہ وار حکام یقیناً بے خبر نہ ہونگے۔ قادیان کے بے طرفدار ہمارے مخالف بھی ایسی شہادت دے سکتے ہیں کہ یہ لوگ ہم پر کئی مرتبہ حملے کر چکے ہیں۔ ایسی سکھاشاہی سرکار انگریزی کے راج میں سخت اندھیر ہے۔ اور اگر اس کا تدارک نہ کیا گیا۔ تو ہماری جانیں۔ مال اور آبرو سخت اندیشہ اور خطرہ میں ہے۔ اور اس امر میں ایڈیٹر الحکم کو محض اس وجہ سے کہ وہ ایسے معاملات میں قلم سے کام لیتا رہتا ہے۔ خصوصاً نشانہ بنایا گیا ہے۔ جس کے لئے میں اپنے ضلع کے ذمہ وار حکام کو خصوصاً توجہ دلاتا ہوں اور آئندہ خاص طور پر متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ جن لوگوں کا یہ مجمع خلاف قانون ہوا ہے۔ اور جو سازشیں اور منصوبے ہمارے خلاف کئے جا رہے ہیں۔ اور اس کی تہ میں جو امر ہے۔ اس کا راز بھی عنقریب افشا کر دیا جاوے گا۔

خدا کی تازہ وحی

۱۶۔ دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ قَالَ رَبُّکَ اِنَّہٗ نَازِلٌ مِنَ السَّمَاءِ مَا یُرْضِیکَ ۔ رَحْمَۃً مِّنَّا وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا ۔ قَرُبَ مَا تُوعَدُونَ

۲۔ اَمَرْتُ نَافِذًا

ترجمہ۔ کہا تیرے رب نے۔ تحقیق وہ نازل کرنے والا ہے آسمان سے وہ امر جس سے تو خوش ہو جائے گا۔ یہ رحمت ہے ہماری طرف سے۔ اور یہی ابتداء سے مقدر اور فیصلہ شدہ امر ہے۔ قریب ہے وہ شئے جس کا تم وعدہ دیے گئے ہو۔ میں نے یہ حکم نافذ کر دیا ہے۔ یعنی اٹل ہے۔

قیمت پیشگی

تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ بغیر پیشگی قیمت کے وصول ہونے کے اخبار کو جاری رکھنا ایک بڑے سرمایہ کو چاہتا ہے۔ جو بدیں وجہ سردست میسر نہیں۔ اس واسطے خریداروں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ جب تک اخبار اپنے فنڈ سے چلنے کے قابل نہیں ہوتا سب صاحبان قیمت پیشگی سے اس کی امداد کیا کریں۔ اگر یہ قاعدہ عام بنایا جائے۔ تب تو سہولت کے ساتھ اخبار کے باقاعدہ چلنے کے سامان مہیا ہو سکتے ہیں۔ ورنہ بہت مشکل پیش آتی ہے لہذا ۱۹۰۶ء کی قیمتیں وصول کرنے کیواسطے آئندہ سال کا پہلا یا دوسرا پرچہ سب صاحبان کی خدمت میں بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ امید ہے کہ وصول کر کے شکریہ

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے ایک شاگرد نے رخصت کے وقت آپ سے بعض علوم کی کتب اور ہدایت کے متعلق سوال کیا مولوی صاحب نے اس کو جو کاغذ لکھکر دیا۔ اگرچہ وہ اس کی استعداد کے متعلق خاص ہے تاہم اس کا شائع کرنا عام فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ سائل کا نام ہی اس مضمون کیواسطے مبارک سرخی ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۔ ادعیہ میں۔ الحمد۔ معوذتین۔ استغفار۔ لاحول۔ ربنا اتنا فی الدنیا اور درود شریف ہیں۔

۲۔ ترجمہ قرآن۔ شاہ ولی اللہ شاہ رفیع الدین۔

۳۔ تصوف۔ فتوح الغیب۔ عوارف۔

۴۔ زمانہ نبوی کے لئے۔ زاد المعاد۔

۵۔ خلافت کے لئے اشہر المشاہیر۔ الفاروق شبلی۔

۶۔ بزرگان اہل سنت کے علماء۔ امام ابوحنیفہ۔ امام مالک۔ امام شافعی امام احمد۔ امام بخاری۔ شیخ ابن تیمیہ۔ شیخ ابن قیم ولی اللہ ہیں۔ اور اولیاء میں فضیل عیاض۔ ابوالحسن۔ جنید۔ سید عبدالقادر مورخ ابن خلدون ابن جریر طبری۔ ذہبی۔ ابن ہشام ہیں۔

۷۔ خیر القرون کے لئے تذکرہ حافظ ذہبی۔ اور تصنیف امام محمد شیبانی ہیں۔

۸۔ ایام العرب

موعظہ متنوع

۱۔ استغفار۔ لاحول۔ الحمد۔ درود۔ اور دعائیں بہت کیا کرو افضل الذکر لا الہ الا اللہ ہے۔ اور توحید اس کا منشاء ہے صواب توحید میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے صحابہ میں السابقون الاولون من المہاجرین والانصار کی اتباع ہے۔ اور بس

۲۔ اطاعت واتباع امام لابد ہے۔ اور اس کی تعلیم سردست کشتی نوح میں موجود ہے۔ اصل ذریعہ دعا۔ اور اگر کسی سے محبت کرو۔ تو للہ کرو۔ اور اگر کسی سے بغض کرو۔ تو صرف محمد ؐ اور للہ ہو۔ وہ اہم تعلق کے لئے اہدنا الصراط والی دعا ہے والدہ۔ بی بی۔ اخوان۔ اور اقارب سے احسان اور عمدہ معاشرت کرتے رہو۔ صدقہ وخیرات میں چندہ لواہب الحق میں ہوشیار رہو۔ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں چست رہو۔ نورالدین۔ ۳۰۔ نومبر ۱۹۰۵ء۔ قادیان

ریویو

دبدبۂ آصفی۔ یہ ایک اخلاقی علمی تاریخی مضامین کا ماہوار رسالہ ہے۔ جو محبوب پریس علاقہ بشکاری حیدرآباد دکن سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں مشرقی اور مغربی علوم کے متعلق مختصر مفید اور دلچسپ مضامین درج ہیں اور ان کے علاوہ غزلیں ریویو اور مختلف اشتہارات بھی درج ہوتے ہیں۔ عام قیمت سالیانہ مبلغ للعہ ہے۔

محبوب الکلام۔ یہ ایک ماہوار رسالہ ہے اور مذکورہ بالا مطبع سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے ایڈیٹر مہاراجہ بہادر ہیں۔ جو سرکار نظام دکن کے وزیر اور شاگرد ہیں۔ اس میں مختلف شعراء کی تازہ نظمیں اور اشعار ماہ بماہ درج ہوا کرتے ہیں۔ قیمت مبلغ عہ سالیانہ ہے۔

کارخانہ سیاہی۔ الہ آباد کے کارخانہ سیاہی بنام دی امپیریل کیمیکل اینک منیوفیکٹری نے ہمارے پاس انگریزی بلیو بلیک کی دو چھوٹی شیشیاں برائے ریویو ارسال کی ہیں۔ ہم بخوشی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ یہ سیاہی لکھنے میں صاف اور روشن ہے۔ اور فونٹین پن میں بھی لکھنے کا کام بخوبی دیتی ہے۔ ولایت سے منگوانے کی بجائے ان کا استعمال کرنا سستا پڑیگا۔ اور کام اتنا ہی بلکہ بعض سے اچھا۔

تاج ونشان۔ یہ ایک سو صفحہ کی کتاب ہے جس میں مصنف نے نہایت محنت کے ساتھ قدیم اور جدید شاہی تاجوں اور پگڑیوں اور ٹوپیوں کے نقشہ جات بہم پہنچا کر صفائی سے چھپوائے ہیں۔ اس کتاب کے مؤلف جناب محمد رفیع الدین صاحب رضوی نعالی سابق ایڈیٹر ابن گزٹ ہیں اور کتاب صاحب مذکور سے مطبع سرکاری ریاست بھوپال میں مل سکتی ہے۔

رسید زر

- ۳۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ مولوی صفدر حسین صاحب ورنگل عا
- ۴ " " " ۔ فضل الدین صاحب چلہ عا
- ۴ " " " ۔ شیخ احمد صاحب جید کے عا
- ۴ " " " ۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب صہ
- ۴ " " " ۔ مرزا نیاز بیگ صاحب ہے
- ۶ " " " ۔ محمد شفیع صاحب سوداگر لودیانہ عا
- ۶ " " " ۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب راولپنڈی عا
- ۹ " " " ۔ مرزا رحیم علی صاحب رسول عا
- ۹ " " " ۔ منشی محمد حیات صاحب سکھر للعہ
- ۱۰ " " " ۔ عبداللہ درزی۔ جھنڈو شاہی عہ
- ۱۱ " " " ۔ منصب علی خان صاحب قادیان عہ
- ۱۱ " " " ۔ ماسٹر عبدالحق صاحب۔ قادیان عہ
- ۱۶ " " " ۔ غلام رسول صاحب سٹیشن ماسٹر کرانچی عا
- ۱۶ " " " ۔ ماسٹر محمد سعید صاحب کوہاٹ عا
- ۱۶ " " " ۔ عبدالحکیم خان صاحب جگادھری عا
- ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ شیخ عنایت اللہ صاحب افسر پولیس لائن مظفرگڑھ عا
- ۱۶ " " " ۔ محمد یوسف صاحب عرائض نویس مردان عا
- ۱۶ " " " ۔ شیخ خدابخش صاحب منصف درجہ اول مردان عا
- ۱۶ " " " ۔ مستری امام الدین صاحب قادیان سے
- ۱۶ " " " ۔ گلاب الدین صاحب مدرس گرلز سکول رہتاس ۶
- ۱۷ " " " ۔ طالع مند صاحب سفید پوش راولپنڈی عا
- ۱۷ " " " ۔ مسٹر محمد علی خان صاحب۔ شاہ جہان پور عہ
- ۱۷ " " " ۔ غلام محمد صاحب مدرس مڈیالہ وڑائچہ عا
- ۲۰ " " " ۔ مینجر کمرشل سائیکل مارٹ لاہور ہے
- ۲۰ " " " ۔ ایس ایم۔ یوسف۔ انبالہ ہے
- ۲۱ " " " ۔ حیات محمد صاحب گلہ مہاراں عا
- ۲۱ " " " ۔ علی محمد صاحب نجیب آباد عا
- ۲۱ " " " ۔ سلطان احمد صاحب قاضی کوٹ عا
- ۲۱ " " " ۔ غلام مصطفےٰ صاحب لاہور عا
- ۲۱ " " " ۔ نواب خان صاحب۔ جموں عا
- ۲۳ " " " ۔ احمد شیر خان صاحب تھانہ مئو عا
- ۲۳ " " " ۔ سید محمد صاحب جھٹا نوالی عہ
- ۲۳ " " " ۔ محمد میر حسن صاحب آگرہ عا
- ۲۳ " " " ۔ احمد شاہ صاحب مترجم جالندھر عہ
- ۲۴ " " " ۔ محمد عمر حیات صاحب پھلور عا
- ۲۴ " " " ۔ رکن الدین صاحب۔ ہرچوکے عہ
- ۲۴ " " " ۔ [illegible] علی صاحب [illegible] ہے
- ۲۶ " " " ۔ عبداللہ بیگ صاحب سیالکوٹ عا
- ۲۶ " " " ۔ خادم علی صاحب پسرور عا
- ۲۹ " " " ۔ امام الدین صاحب کریچہ عا
- ۳۰ " " " ۔ الہ داد صاحب قوم گوجر معرفت حکیم محمد قاسم صاحب لالہ موسیٰ عا
- ۴۔ نومبر ۱۹۰۵ء۔ عبدالحکیم صاحب اسسٹنٹ ماسٹر کالیکے عا
- ۴ " " " ۔ محمد عبدالعزیز صاحب روہنکور عا
- ۵ " " " ۔ غلام رسول صاحب طالب علم گوگی عا
- ۶ " " " ۔ محمد حسین صاحب۔ پٹیالہ عا
- ۷ " " " ۔ صوفی عبدالرحمان صاحب مالیر کوٹلہ عا
- ۷ " " " ۔ مولوی امام علی خان صاحب بمبئی عا
- ۸ " " " ۔ عبدالواحد صاحب سیالکوٹ عا
- ۱۱ " " " ۔ فیروز علی صاحب۔ متہ ہے
- ۱۱ " " " ۔ محمد نواب خان صاحب تحصیلدار گجرات ہے
- ۱۴ " " " ۔ نامعلوم الاسم براہ بمبئی صہ
- ۱۵ " " " ۔ سید جلال صاحب بربرا عہ
- ۱۵ " " " ۔ وزیر علی صاحب مولمین عا
- ۲۰ " " " ۔ میاں عبدالرشید صاحب مالک مطبع صدر [illegible] صہ
- ۲۰ " " " ۔ حاجی عبدالرحمان صاحب
- ۲۰ " " " ۔ میاں عبدالسلام صاحب ایجنٹ چرخیاں داخیہ بنانا ضلع لودیانہ عا

مولانا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم (رضی اللہ عنہ) کی علالت حسن خاتمہ۔ اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقویٰ اصحاب کے لئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

چو کار عمر ناپیدا است باری آن اولےٰ کہ روز واقعہ پیش نگار خود باشیم

مولوی صاحب کی علالت کے واقعہ کو مفصل پیش کرنیکی ضرورت

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی علالت اور ان کی وفات کے متعلق آج سے پہلے بعض محترم احباب کی طرف سے الحکم اور بدر میں مضامین شائع ہوئے ہیں۔ ان کے بعد میرے قلم اٹھانے کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مجھے آن مرحوم کی بیماری کے ابتدا سے لے کر اخیر وقت تک کہ انہوں نے ہمارے ہاتھوں میں جان دی۔ ان کی خدمت میں رہنے کا خدا کے فضل سے موقعہ ملا۔ اس لئے مجھے بحیثیت طبیب کے ہر روز کئی دفعہ دن میں اور ایسا ہی کئی دفعہ رات میں ان کی خدمت میں حاضر ہونے کا اتفاق ہوتا تھا۔ مجھے ہزار ہا بیماروں کے علاج کا اتفاق ہوا ہے۔ اور میں نے صد ہا بیمار اس قسم کی تکلیف میں دیکھے ہیں۔ جیسے کہ مولوی صاحب کو ۵۰ دن تک اس عارضہ سے رہی۔ اور میں اس بات کو اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ کہ جب انسان بیمار ہو جاتا ہے اور سخت درد اور تکلیف اور بے آرامی اور بے خوابی میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو ہر ایک قسم کا ریا۔ اور بناوٹ اور تصنع۔ اس سے دور ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے منہ سے وہ باتیں اور کلمات نکلتے ہیں۔ جو عین اس کی فطرت کے اندر مرکوز ہوتی ہیں۔ اور وہ ایسے حرکات کرتا ہے۔ جو اس کے لئے طبعی ہوتے ہیں۔ بعض لوگ جو کہ بظاہر عابد و زاہد ہوتے ہیں۔ بیماری کی حالت میں (معاذ اللہ) خدا کو گالیاں نکالتے ہیں یا اپنی بیماری کو اس کی طرف سے (معاذ اللہ) ایک قسم کا ظلم یا تعدی سمجھتے ہیں یا بعض اس کے فضل اور رحمت سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ مگر جو اخیر دم تک ثابت قدم رہتے ہیں اور جن کے زخم کی ہر ایک ٹیس سے۔ اور بیماری کے درد سے۔ بیماری کی بے قراری سے۔ اور بیماری کی بے آرامی سے۔ ان کے دلی شجاعت اور قوت ایمانی میں کوئی خلل نہیں آتا۔ اور اس حالت میں بھی خدا تعالیٰ کی معرفت میں ان کا قدم پیچھے نہیں ہٹتا بلکہ آگے بڑھتا ہے اور وہ اس درد اور تکلیف میں بھی ایک لذت اور سرور پاتے ہیں۔ اور وہ اپنی بیماری علالت کو بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے موجب رحمت اور فیضان الٰہی سمجھتے ہیں۔

ایسے آدمیوں کے وجود میں ایک طرف درد اور شدت بیماری کا زور ہوتا ہے۔ اور دوسری طرف اس محسن حقیقی کا حمد اور شکر اور اس کے احسانوں کا اظہار دل اور زبان سے جاری ہوتا ہے۔ یہ لوگ اللہ تعالےٰ کے سچے عاشق اور فدائی ہوتے ہیں اور مرنے سے پہلے ہی ایک موت اپنے اوپر وارد کئے ہوتے ہیں۔ اور وہ اپنے ہاتھ سے اپنی زندگی خدا کی نذر کرتے ہیں اور وہ خدا کو اختیار کرتے ہیں۔ اور اس زندگی کو خدا کے لئے سمجھتے ہیں اس لئے ان کے لئے خدا کی راہ میں جان دے دینا کوئی مشکل امر نہیں ہوتا۔ بلکہ عین راحت ہوتی ہے کہ اس زندگی کا حجاب دور ہو کر وہ خدا سے جا ملتے ہیں۔ یہی زندگی ہے جس کیلئے ہر ایک مومن کو تڑپ رہنی چاہیئے۔ اور یہی اسلام کا اصل منشاء ہے۔ کہ انسان خدا تعالیٰ کی ایسی فرمانبرداری اختیار کرے کہ جان تک اس کی راہ میں دینے سے دریغ نہ کرے۔ غرضیکہ جو شخص اپنی بیماری میں اس قسم کا ثبات دکھلا دے کہ ایسی مہلک اور سخت بیماری میں اس کے ایمان میں کوئی تزلزل واقع نہ ہو۔ بلکہ اس طریق سے خدا کی رضا حاصل کرنے کو اپنے لئے ایک معراج سمجھے۔ تو اس کے کمال ایمان بلکہ ولی اللہ ہونے پر اس سے بڑھ کر اور کوئی دلیل نہیں۔ کہ اس نے اپنی جان کو خدا کی راہ میں دیا جس کے ساتھ اس نے کسی کو شریک نہ ٹھہرایا۔ اس سے بہر حال یہ نتیجہ نکالنا پڑے گا۔ کہ جس مذہب کے زیر اثر کوئی انسان اس روحانی کمال کو حاصل کر لے۔ وہ مذہب واقعی خدا کی طرف سے سمجھنا چاہیئے۔ اور جس ہادی کے زیر اثر اس نے یہ تربیت حاصل کی ہو۔ وہ ہادی بھی ضرور ہے کہ منجانب اللہ ہو۔

اب ہم واقعات سے دیکھیں گے۔ کہ مولوی صاحب مرحوم ان چار قسم کے مریضوں میں سے کس قسم کے ثابت ہوئے۔ اور چونکہ مولوی صاحب موصوف حضرت اقدس مرزا صاحب کے خاص الخاص مریدوں سے تھے۔ اس سے ہم قطع نظر اور دلائل کے خود حضرت مرزا صاحب کی تعلیم کے اثر اور ان کی برکات اور ان کے سچے ہادی اسلام اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے روحانی جانشین ہونے اور اسلام کے منجانب اللہ مذہب ہونے کی ایک ایسی دلیل حاصل کر سکتے ہیں۔ جو کہ بالکل بین اور روشن اور عملی دلیل ہے۔

دوسرا محرک۔ اس مضمون کے لکھنے کا میرے لئے یہ ہے۔ کہ بیمار کے ساتھ سچی محبت اور ارادت اس کے لواحقین اور متعلقین اور دوستوں کے دیکھنے اور جانچنے کے لئے بیماری اور مصیبت سے بڑھ کر اور کوئی معیار نہیں اس سے سچے اور جھوٹے رفیق اور دوست کی رفاقت میں تمیز ہو سکتی ہے اور یہی وجہ ہے۔ کہ انبیاء اور رسل کے رستے میں بہت سخت مصائب اور شدائد ہوتے ہیں۔ کیونکہ اول تو مصائب اور شدائد سے خود ان انبیاء اور رسل کی ثابت قدمی اور استقلال اور تبتل الی اللہ کا ثبوت ملتا ہے۔ دوسرے یہ کہ ان کے متبعین کے اخلاص کی بھی پڑتال ہو جاتی ہے جو ان کو ایک دوسرے کے ساتھ مصائب کے حصہ لینے میں ہوتا ہے یا اس نبی اور رسول کے ساتھ اخلاص ہوتا ہے۔ جس کا متبع ہونے کا وہ دم بھرتے ہیں۔ نیز اس خدا کے ساتھ بھی ان کی جان نثاری اور وفاداری کا ثبوت ملتا ہے۔ جس کے لئے وہ اس ہادی کی اتباع اختیار کرتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ ایک طرف تو رسول اپنی قوم کو اخلاق فاضلہ کا سبق دیتا ہے۔ تاکہ وہ ایسے پاک اور مطہر بن جائیں۔ اور قوت قدسی ان کے اندر اس طرح سے سرایت کر جائے کہ ان کا اندر سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک نور سے بھر جائے اور وہ نور علیٰ نور ہو جائیں۔ تاکہ ان انبیاء اور مرسلوں کی جدائی اور وفات کے بعد بھی خلقت کی ہدایت اور رہبری کے لئے ان کے اندر کا نور اور خوشبو۔ اور لوگوں کو منور کرنے اور ان کی جان کو لذت الٰہی سے معطر کرنے کے لئے کافی ہو۔ اگر اس قسم کے مصائب اور تکالیف قوم پر نہ آئیں۔ ان کے اندر دنیا کی طلب اور دنیا کی خواہش سے پاک صاف نہ ہو جائیں اور ان کے اندر خدا کی رضا اور اس کی محبت سرایت نہ کر لے۔ تو وہ نہ خود خدا تک پہنچ سکتے ہیں اور نہ اوروں کو اس تک پہنچانے کا موجب ہو سکتے ہیں۔ دوسری طرف یہی نہیں۔ کہ صرف قوم ہی کے لئے اخلاق فاضلہ کا سبق ہے اور انبیاء اور رسل نے خود اس پر عمل کر کے نہیں دکھایا۔ بلکہ یہ ہے کہ ان کا اخلاق اور محبت اور سلوک اپنی قوم کے ساتھ اس قسم کا ہوتا ہے کہ باقی ساری قوم میں اس کی نظیر نہیں ملتی اور یہی وجہ ہوتی ہے کہ ان کی قوم کے لوگ ان کو اپنی اولاد۔ اپنے ماں باپ بلکہ اپنے ہر ایک رشتہ دار سے بھی زیادہ عزیز سمجھتے ہیں اور ان کی راہ میں اپنی جان دے دینا اپنے لئے ایک راحت اور خوشی کا موجب سمجھتے ہیں۔ شعر

عشق اول سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

غرضیکہ اسلام نے ہم کو یہی نمونہ سچے مومنین اور خدا کی جناب کے لوگوں کا بتایا ہے۔ کہ ان کے سینوں سے ایک دوسرے کا حسد اور بغض اور کینہ دور ہو جاتا ہے اور وہ رفاقت اور ہمدردی میں ایک دوسرے کے لئے ایسے غمخوار اور مونس اور سچے رفیق ہوتے ہیں۔ جیسے بھائی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علیٰ سرر متقابلین۔ اور سچے رسول کو کہا کہ وہ مومنین کیلئے رؤف اور رحیم ہو۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کامل متبعین کے رنگ میں تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خدائی حضور سے اخواناً علیٰ سرر متقابلین کا خطاب لیا

اور اس کامل رسول نے بالمومنین روٴف الرحیم کا اعلیٰ لقب حضرت احدیت سے پایا۔ خدا نے اسلام کو زندہ مذہب بنایا ہے۔ یہ درست نہیں۔ کہ اس کی برکات آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہیں۔ خدا تعالیٰ جیسے کہ پہلے خالق تھا ویسے ہی اب بھی ہے۔ جیسے کہ پہلے سمیع تھا ویسے ہی اب بھی ہے۔ جیسے کہ پہلے الہام کرتا تھا ویسے ہی اب بھی کرتا ہے۔ اور جیسے کہ پہلے اپنی طرف جد و جہد کرنے والوں اور ایسے قوموں کو کہ جنہوں نے مرنے سے پہلے خدا کے رستہ میں ایک موت اختیار کی۔ اور حقیقی طور پر دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ اپنے قرب کے مدارج دیتا تھا۔ ویسے ہی وہ اب بھی دیتا ہے۔ اور جیسے کہ پہلے صدیق۔ شہید۔ محدث۔ اور نبی اور رسول کے مراتب دیتا تھا۔ ویسے ہی وہ اب بھی دیتا ہے۔ اس کی ذات میں بخل نہیں۔ اس لئے اس نے ہم کو اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ کی دُعا سکھائی ہے۔ اور ہم کو ہر نماز میں بلکہ ہر ایک نماز کی ہر رکعت میں اس دعا کو پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ بلکہ ہمارے لئے فرض کیا ہے۔ کہ ہم یہ دعا ضرور مانگا کریں۔ قرآن مجید کے دوسرے مقامات میں اس اہم اور ضروری دُعا کی خود ہی تفسیر فرمائی ہے۔ مثلاً انعمت علیھم گروہ کے متعلق فرمایا ہے۔ انعمت علیھم من الصدیقین والشھداء والصالحین۔ .... الخ اور مغضوب اور ضالین کی نسبت تفصیل کی ہے۔ کہ یہود اور نصاریٰ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ منکم نصاریٰ و منکم یہود یعنی تم میں سے لوگ ایسے بھی ہوں گے۔ کہ مسلمان کہلائیں گے اور ہوں گے نصاریٰ کے رنگ میں۔ نیز ایسے بھی ہوں گے کہ مسلمان کہلائیں گے مگر ہوں گے یہود کے رنگ میں اور اسبات پر سب علماء اُمّت کا اجماع ہے۔ اور سب اسبات کو مانتے ہیں مگر بعض کا یہ قول ہے کہ مسیح اس اُمّت میں سے نہ آئے گا۔ بلکہ بنی اسرائیل سے ہوگا۔ اور یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ اس اُمّت میں محدث اور رسول کوئی نہ ہوگا۔ مگر یہ کیسی بے سمجھی کی بات ہے۔ کہ اُمّت جو "خیر اُمّت ہو" اور یہود اور عیسائی تو اس میں سے ہوں لیکن مسیح جو اُن کا مصلح ہے۔ باہر سے آوے۔ نیز یہ کہ پہلی اُمّتیں جن کی میعاد تھوڑی تھوڑی ہوتی تھیں۔ ان میں تو تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد محدث اور ملہم اور متبوع رسول آتے تھے۔ بلکہ بعض عورتوں کو بھی الہام ہوتا تھا۔ مگر اس اُمّت میں نہ آویں۔ یہ خدا پر افترا ہے۔ اور خدا کی ناقدری کی بات ہے اور معاذ اللہ خدا کو بخیل بنانا ہے۔ کہ پہلی اُمّتوں کی تو وہ اپنے مقرب اور الہام یافتہ لوگوں کے ساتھ تائید کرتا تھا۔ اور اس اُمّت کی نہیں کرتا جس کا دامن قیامت تک ہے۔ اور جس کی رسالت پہلی اُمّتوں کی طرح کسی خاص قوم کے لئے نہیں۔ بلکہ ساری دُنیا کے لئے ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس اُمّت میں لوگ صحابہ کے رنگ میں بھی رنگین ہوں۔ اور بعض رسول کے رنگ میں بھی رنگین ہوں۔ یعنی دونوں قسم کے کمالات ان میں پائے جائیں۔

چونکہ مولوی صاحب ایسی قوم کے ممبر تھے جن کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ قرآن مجید میں جو سورۃ جمعہ میں ذکر ہے۔ کہ آخری زمانہ میں یعنی مسیح موعود کے وقت میں اس کے متبع صحابہ کے رنگ میں رنگین ہوں گے۔ اور وہ دین کے پھیلانے میں اپنے سینوں میں ایسی ہی تڑپ رکھیں گے۔ جیسے کہ صحابہ اور خدا کے رستہ میں جان دینے کو ایسے ہی تیار ہوں گے جیسے کہ صحابہ۔ نیز حضرت اقدس مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ وہ مہدی و مسیح موعود ہیں۔ یعنی کہ وہ ایسے رسول ہیں کہ جو خدا سے الہام یافتہ ہیں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی کمالات۔ ان کا سچا متبع ہونے کے سبب سے اپنے اندر رکھتے ہیں۔ نیز چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسےٰ ہیں۔ اور حضرت موسےٰ کے چودھویں صدی کے خلیفہ حضرت مسیح تھے۔ اس لئے چونکہ رسول اللہ کے بعد چودھویں صدی کے خلیفہ مرزا صاحب ہیں۔ اور حضرت مسیح کے روحانی کمالات میں اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اس لئے مماثلت کے طور پر ان کا نام بھی خدا کی طرف سے مسیح رکھا گیا۔ اب مولوی صاحب کی علالت کے متعلق یہ دیکھنا چاہئیے۔ کہ ان کے ساتھ جو سلوک اور ہمدردی جماعت کی طرف سے ہوئی۔ وہ صحابہ کے رنگ کی ہے یا نہیں اور جو مروت اور احسان اور خلق اور کمال ہمدردی حضرت مرزا صاحب سے اس بیماری میں مولوی صاحب کے ساتھ ظہور میں آئی کہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو ان کے مخلص صحابہ سے تعبیر کیا جاوے۔ اور اگر اس مصیبت اور تکلیف کے وقت جماعت نے اس قسم کی ہمدردی کا اظہار کیا ہو۔ جیسے کہ صحابہ ایک دوسرے کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ اور خود حضرت مسیح موعود نے اس قسم کا نمونہ دکھایا ہو۔ جیسے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ تھا۔ تو ہر ایک اہل حق اور متقی کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوگا۔ جو عین مصیبت اور تکلیف کے وقت ظہور میں آیا۔ جبکہ دنیا کے دوست اور رفیق سب چھوڑ جاتے ہیں۔ اور وہی استقلال دکھاتے ہیں۔ جو سچے اور دلی دوست ہوتے ہیں۔ سعدی

دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشان حالی و درماندگی

اسلام دُنیا میں اخوت لیکر آیا ہے۔ اور جس جماعت اسلام میں کامل طور پر اخوت پائی جاوے۔ وہی سچے مسلمان ہیں

تیسرا محرک۔ اس مضمون کے لکھنے کے لئے میرے لئے یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف اس خاکسار کو اپنا بھائی کہا کرتے تھے۔ مومنین سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ مگر وہ خصوصیت کے ساتھ خاکسار سے محبت کیا کرتے تھے۔ اور ان کو اس ناچیز سے دلی تعلق محبت کا تھا۔ جسکی وجہ سے وہ مجھے اس لقب سے یاد کیا کرتے تھے۔ اس بات کو قریباً بارہ تیرہ سال کا عرصہ ہوا ہے جب کہ میں نے ایک دفعہ رؤیا دیکھا۔ کہ مرحوم مولوی عبدالکریم صاحب ایک گھوڑے پر سوار ہیں اور میں ان کے ساتھ ساتھ ان کی رکاب کو پکڑے ہوئے جا رہا ہوں۔ اس اثناء میں ہماری حضرت اقدس مرزا صاحب سے ملاقات ہوئی۔ مرزا صاحب نے فرمایا۔ کہ تم دونو بھائی ہو چنانچہ اس پر مولوی عبدالکریم صاحب نے مجھ سے مصافحہ کیا یا بغلگیر ہوئے (مجھے اچھی طرح یاد نہیں)۔ چنانچہ صبح کو میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں اس مضمون کا خط لکھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہم تو دونوں کو بھائی بناتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے آخری دم تک اپنے اس تعلق کو خوب نبھایا۔ اس لئے بحیثیت بھائی کے میرا بھی یہ فرض ہے کہ میں ان کے سچے واقعات پبلک کے سامنے پیش کروں۔ کیونکہ اپنی زندگی میں تو وہ بہت سے لوگوں کی ہدایت کا باعث ہوئے۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ ان کی وفات کے بعد بھی ان کے اسوہ حسنہ کو دیکھکر کوئی سعید حق کو پاوے اور سچائی کی اتباع کرے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سچے جانشین کی صحبت سے بہرہ ور ہو۔ آمین۔ نیز یہ کہ اللہ تعالےٰ مجھے بھی اس مرحوم بھائی کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ اور مجھ سے بھی اعلائے کلمۂ اسلام اس طریق سے ہو جس طرح سے کہ اس بھائی نے کیا اور اس دینی خدمت میں اپنی جان دوں۔ آمین۔

چوتھا محرک۔ اس مضمون کے لکھنے کا یہ ہوا۔ کہ مرحوم کی علالت کے متعلق مفصل حالات کے دریافت کرنے کے بہت سے خواہاں ہیں۔ اس لئے بھی ضروری ہوا کہ میں کچھ لکھوں

(باقی آئندہ)

بقایا داران توجہ فرماویں
سال کا آخر ہو گیا
وی پی آتے ہیں

کب تک آپ کی خدمت میں اخبار بلا قیمت روانہ ہوتا رہیگا۔ کاغذ۔ کاپی نویسی چھپائی۔ ڈاک کا خرچ کس قدر ہر ہفتہ مطبع کے سر پڑتا ہے۔ اگر سب لوگ قیمت میں اس قدر دیر کریں۔ تو پھر اخبار چل چکا۔ بعض خریدار تو ایسے ہیں کہ انہوں نے گذشتہ سالوں کی بھی قیمت اب تک عطاء نہیں فرمائی۔ بار بار کیا لکھا جائے۔ ۲۹۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کا پرچہ وی پی کیا جائے گا۔ اب اس سے زیادہ آپ مطبع کو زیر بار نہ کریں اور پرچہ وصول فرما کر مشکور فرمائیں۔ گذشتہ ہفتہ کے پرچہ میں بھی یہی اطلاع دی گئی تھی۔ اب دوبارہ لکھا جاتا ہے۔ جن صاحبوں نے اب بھی وی پی واپس کر دئے۔ نہایت افسوس کے ساتھ اخبار ان کے نام سے بند کرنا پڑے گا۔

منیجر

پردہ

مولوی فضل الٰہی صاحب احمد آباد ضلع جہلم نے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب سے سوال مندرجہ ذیل کا جواب دریافت کر کے بذریعہ اخبار بدر شائع کیا جائے۔ تاکہ دیگر ناظرین اخبار بدر کو بھی فائدہ پہنچ جائے۔ لہٰذا اس کا جواب بعد ملاحظہ حسب الحکم جناب حضرت مولوی نور الدین صاحب شائع کیا جاتا ہے۔

سوال۔ قرآن شریف اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے کن اشخاص سے عورت کو پردہ کرنا جائز ہے؟

جواب۔ اگرچہ پردہ کے مسئلہ پر میگزین میں ایک بڑا وسیع مضمون لکھا جا چکا ہے۔ کہ اس کے ہوتے ہوئے زیادہ قلم اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ مگر بعض آدمیوں کا قاعدہ ہے کہ لمبے مضامین پر زیادہ غور نہیں کرتے۔ اور نہ ہی پڑھتے ہیں اور مختصر تحریر کو شوق سے پڑھ جاتے ہیں۔ دوسرے مولوی صاحب موصوف کی درخواست کو بغیر منظور کئے خالی کر دینا مناسب نہیں جانا۔ اس واسطے مختصر سا جواب دیا جاتا ہے۔ تاکہ ہر انسان اس سے فائدہ اٹھائے

قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے مندرجہ ذیل اشخاص سے عورت کو پردہ نہ کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اور اس کے سوا سب سے پردہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

خاوند۔ اپنا باپ۔ خاوند کا باپ۔ اپنا بیٹا۔ خاوند کا بیٹا۔ بعض عورتیں بیاہی جاتی ہیں۔ تو ان سے پہلے بھی اس مرد کی شادی ہوئی ہوتی ہے۔ اور اس خاوند کا پہلی بیوی سے بیٹا ہوتا ہے۔ پس اس سے بھی پردہ کرانا جائز نہیں۔ یہ خاوند کا بیٹا کہلائیگا اور جو لڑکا ان دونوں میاں بیوی سے ہو۔ یا اس عورت کا پہلے بھی کہیں نکاح ہوا تھا۔ اور اب دوسری بار ہوا ہے۔ اور پہلے خاوند سے اس کا بیٹا ہے۔ تو وہ اس عورت کا بیٹا کہلائے گا۔ اس سے بھی پردہ کا حکم نہیں۔ بھائی۔ بھتیجہ۔ بھانجا۔ صرف اپنے رنگ اور طرز کی عورتوں سے۔ غلاموں سے۔ ایسے خدمتگار مردوں سے جو عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے۔ مثلاً بہت بڈھا یا مخنث مرد۔ ایسے لڑکے جو نابالغ ہیں۔ ان کے سوا سب سے پردہ کرنا ضروری ہے۔ یا مختصر الفاظ میں یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جن سے نکاح جائز ہے ان سے پردہ کرانا بھی جائز ہے۔ یہ تو قرآن شریف کا حکم ہے اور حدیث میں یوں حکم ہے۔ کہ ایک روز ام سلمہ و میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیٹھی تھیں۔ کہ عبد اللہ ابن ام مکتوم جو کہ نابینا تھے۔ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں بیویوں کو فرمایا۔ کہ تم پردہ میں ہو جاؤ۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حرج ہے۔ نہ وہ دیکھتا ہے نہ معلوم کر سکتا ہے کہ کون بیٹھی ہیں۔ پس آپ نے فرمایا۔ کہ وہ تو نہیں دیکھتا۔ پر تم تو ضرور دیکھتی ہو۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ نابینا شخص سے بھی پردہ کرانا ضروری ہے۔ کیونکہ جس طرح سے مرد کو خدا کا یہ حکم ہے۔ کہ غض بصر کرے۔ ایسے ہی عورت کو بھی حکم ہے کہ وہ بھی اپنی آنکھیں نیچی رکھیں۔

بعض لوگوں کا قاعدہ ہے۔ کہ بسا اوقات ایک غیر مرد کو کسی غیر عورت سے کسی وجہ سے محبت ہو جاتی ہے۔ اور وہ دونوں آپس میں دینی یا دنیاوی بھائی بہن یا ماں بیٹا بن جاتے ہیں جس کے باعث ان کے درمیان سے پردہ بالکل اٹھ جاتا ہے۔ اور وہ اپنے دل سے ہی فیصلہ لے لیتے ہیں۔ کہ ہمیں اب پردہ کی ضرورت نہیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ کیونکہ قرآن شریف نے جن اشخاص کو پردہ کے حکم سے مستثنیٰ کیا ہے ان میں یہ نہیں ہے دوسری یہ بھی پختہ دلیل ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویاں مومنوں کی مائیں تھیں۔ ان سے بڑھ کر کوئی روحانی ماں نہیں ہو سکتی۔ پس جس صورت میں کہ وہ بھی تمام مومنوں سے پردہ کیا کرتی تھیں۔ تو دوسرے کسی کو کیا مجال ہے کہ وہ اس کے سوا اور کوئی راہ تلاش کرے۔

عام طور پر یہ رسم بھی پھیل گئی ہوئی ہے کہ بعض بڑے بڑے پابند پردہ اور شریف خاندانوں کے گھروں میں بھی غیر عورتیں بغیر کسی قسم کی روک ٹوک کے چلی جاتی ہیں۔ جو بعض اوقات بڑی مصیبت کا باعث ہو جاتی ہیں۔ قرآن شریف میں عام عورتیں نہیں بیان ہوا۔ بلکہ نسائھن آیا ہے۔ جس کے معنے ہیں۔ اپنے ہی رنگ کی عورتیں۔ پس غیر عورتوں سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے۔ اس کے متعلق مولوی نور الدین صاحب ایک اپنی کہانی سنایا کرتے ہیں۔ چونکہ مولوی صاحب نے فائدہ رسانی کی غرض سے اکثر دفعہ بیان فرمایا ہے۔ اور نیز چونکہ اس سے بھی ایک سبق ملتا ہے۔ اس واسطے میں بھی اس کو لوگوں کی عبرت اور فائدہ رسانی کے لئے لکھ دیتا ہوں۔ مولوی صاحب فرمایا کرتے ہیں۔ کہ جن دنوں والدہ عبد الحی سے میری شادی ہوئی تو انہی دنوں میرے ایک دوست نے مجھ سے اجازت طلب کی کہ میری بیوی آپ کے گھر میں آپ کی بیوی کو ملنے کے لئے جانا چاہتی ہے۔ چونکہ میرا وہ دوست تھا۔ میں نے بڑی خوشی سے اجازت دیدی۔ جب وہ میری بیوی کے پاس گئی۔ تو میری بیوی کو دیکھکر اس نے اپنے منہ سے تاسف کے کلمات نکالے اور بہت رنج ظاہر کیا۔ کہ اے بی بی تیرے ماں باپ نے تم پر بہت ہی ظلم کیا ہے۔ جو تجھے تیرے باوا کی عمر کے مرد کے ساتھ بیاہ دیا۔ تجھے خوشی کیا ہوتی ہوگی۔ بلکہ تو تو اسے دیکھ کر دل میں آہیں بھرتی ہوگی۔ دیکھ میں نے جہاں اپنی لڑکی کی شادی کی ہے۔ وہ لڑکا اس کا ہم عمر۔ نوجوان۔ بڑا خوبصورت ہے۔ اور ہر وقت وہ ہنستے کھیلتے رہتے ہیں۔ اور خوشی میں زندگی بسر ہوتی ہے جب اس نے یہ باتیں کہیں۔ تو میری بیوی نے مجھے فوراً بلا کر کہا۔ کہ آپ ایسی عورتوں کو اندر میرے پاس بھیجتے ہیں جو ایسی باتیں مجھے کہتی ہیں۔ وہ عورت تو اسی وقت چلی گئی اور میں قدرت کے تماشہ کا منتظر رہا۔ کہ دیکھئے۔ وہ پاک ہستی کیا کرتی ہے۔ کیونکہ وہ میری تحقیر کر گئی۔ اور اپنے داماد پر بہت اتراتی تھی۔ خدا کی قدرت تھوڑے عرصہ کے بعد اس کا وہ داماد جس کو اس نے موٹا تازہ چن کر اور نوجوان خیال کر کے لڑکی دی تھی۔ بعارضہ دق مر گیا۔ اور میں محض خدا کے فضل اور اس کی حفاظت سے اب تک آپ لوگوں میں زندہ موجود ہوں۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ پس اس سے معلوم ہوا۔ کہ اپنے گھروں میں غیر عورت کو بغیر دریافت آنے نہیں دینا چاہیئے۔

بعض گھروں میں یہ بھی دستور دیکھا گیا ہے۔ کہ ان میں جو غیر بچے مثلاً خدمتگار وغیرہ عالم نابالغی میں کام کرتے ہیں۔ اور جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں۔ تو ان کو اس خیال سے کہ وہ انہی گھروں میں پلے ہیں۔ اندر آنے سے یا کم از کم اطلاع کر کے اندر آنے سے روکا نہیں جاتا۔ یہ بھی نقصان دہ رسم ہے۔ اور قرآن شریف اور حدیث کی رو سے غلط ہے۔ کیونکہ قرآن شریف میں ان غیر لوگوں سے پردہ نہ کرنے کا حکم ہے۔ جنکو عورتوں کی خواہش نہ ہو۔ یا وہ بچے جو ابھی نابالغ ہوں۔ جب وہ بالغ ہو جائیں۔ تو فوراً ان سے پردہ کرانا چاہیئے۔ یہ ہے پردہ کا حکم۔ اب میں مختصر طور پر بعض لوگوں کی آگاہی کے لئے یہ لکھتا ہوں۔ کہ پردہ کہتے کس کو ہیں یعنی شرع میں پردہ کے حدود کیا ہیں۔ سو واضح ہو۔ کہ جیسا کہ آج کل بعض نادان مسلمانوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ عورت کو چار دیواری سے باہر جانے نہ دیا جائے۔ اور اس بیچاری کا جنازہ ہی اگر باہر نکلے تو نکلے خواہ وہ بیچاری اندر ہی کڑھ کڑھ کر جان دیدے مگر وہ قدم باہر کہیں رکھنے نہ پائے۔ اور بعض کم عقل جو انسانیت کی حد سے باہر نکل گئے۔ یہاں تک آزادی دینے کی ترغیب دیتے ہیں۔ کہ عورتیں بے شک عیسائی عورتوں کی طرح کھلم کھلا باہر سیر کرتی پھریں۔ کوئی حرج نہیں۔ اور یہی طریقہ ان کی تعلیم۔ عقل اور فہم بڑھنے کا ہے۔ یہ دونو گروہ بڑی غلطی پر ہیں اور اس راہ کو چھوڑ کر جو صراط مستقیم ہے۔ اور جس پر چلنے کے لئے خدا اور اس کے رسول کا حکم ہے اور نیز درمیانی روش کو ترک کر کے افراط اور تفریط میں جا پڑے۔ اور یہ بے شک ہلاکت کی راہ ہے۔ کامیابی کی وہی راہ ہے۔ جو خدا اور اس کے رسول نے بتائی۔ پس قرآن شریف میں جو پردہ خدا وند کریم نے فرمایا ہے وہ یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو مومن کو حکم ہے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں۔ اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے پاکیزہ بات ہے۔ بے شک خدا تمہارے کاموں سے خبردار ہے دوسری طرف مومن عورتوں کو یہ حکم ہے۔ کہ اپنی آنکھوں کو تم بھی نیچا رکھا کرو۔ اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔ اور اپنی زینت ظاہر نہ کرو۔ ہاں جو خواہ مخواہ ظاہر ہوتی ہو۔ اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنی لے لیا کرو۔

پس قرآن شریف میں جو پردہ کا حکم ہے۔ وہ صرف اتنا ہی ہے۔ کہ اول تو مرد اور عورت دونوں اپنی آنکھوں کو نیچا کر کے چلا کریں۔ میں نے خود تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ کہ اگر آنکھوں کو

بچاکر کے چلا جائے۔ تو پاس سے گذرنے والے کا پتہ ہی نہین لگتا۔ کہ کون پاس سے گذرا ہے۔ اور یہ بھی کافی پردہ ہے۔ اپنے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھو ایسا غض بصر ہوتا ہے کہ بعض اوقات ایک شخص بالکل سامنے کھڑا ہوتا ہے اور اور بھی پاس آدمی ہوں۔ تو ان کو اتنا بھی پتہ نہین ہوتا کہ وہ شخص یہان ہے کہ نہ۔ اور آپ اس کو بلانے کا حکم صادر فرماتے ہین۔ ادہر تو آنکھون کو قابو مین رکھنا۔ اور دوسری طرف شرمگاہون کی حفاظت۔ پھر خداوند کریم نے ذرا اور وسعت دی ہے۔ کہ اپنی زینت کسی غیر محرم پر ظاہر نہ کرین۔ مگر جو اعضاء کہ کام کاج کرتے وقت ننگے ہو جایا کرتے ہین۔ مثلاً یہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ جب عورت کام کاج کرتی ہو۔ تو اور بدن کو تو وہ چھپا سکتی ہے۔ مگر ہاتھ پاؤن اور چہرہ کا منہ سے نچلا حصہ نہین چھپا سکتی۔ ورنہ بہت بڑی وقت پڑتی ہے۔ کیونکہ اُمراء کی عورتین تو کام کاج سے فارغ رہتی ہین۔ اور غرباء عورتین بیچاری خود کام کرتی ہین۔ تو اس صورۃ مین تو ان کے واسطے بصورت دیگر بڑی لاچاری ہے۔ اور باہر نکلتے وقت خدا کا یہ حکم ہے۔ کہ وہ اپنے دوپٹہ کو اس طرح سے اوڑھے کہ چھاتی بھی ڈھکی رہے۔ اور چہرہ بھی۔ یعنی ۔۔ گھُگل مار کر گھونگھٹ نکال لے۔ یہ خاصہ پردہ ہو جاتا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اس پر کا عملدرآمد رہا ہے۔ چنانچہ شرفاء پردہ دار اور دوسری عورتون مین یہی تمیز تھی۔ کہ جب پردہ دار عورتون کو باہر نکلنے کی ضرورت ہوتی۔ تو وہ اسی پردہ کے ساتھ باہر نکلا کرتین یعنی چادر یا اوڑھنی اوڑھ لیتی تھین۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویان کنوون سے پانی کے مشکیزے بھر لایا کرتی تھین۔ آپ کے وقت ایک لڑکی کا بیاہ ہوا۔ اس لڑکی نے خود ہی ساری برات کے لئے کھانا پکایا۔ خود ہی ہاتھ دھلائے۔ اور ہر طرح کی مہمان نوازی کی۔ خود ہی کھانا کھلایا۔ اور اسی کا اپنا بیاہ تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات اپنی ایک بیوی کے ساتھ جا رہے تھے۔ راستہ مین ایک اصحابی ملا۔ آپ نے اس خیال سے کہ مبادا یہ نہ سمجھے۔ کہ کوئی غیر عورت ہے۔ اپنی بیوی کا سر پکڑ اور چہرہ اس کے سامنے کر کے فرمایا۔ کہ دیکھو یہ میری بیوی ہے۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلعم آپ کی نسبت کوئی بے جا خیال ہو سکتا ہے؟

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونون آپس مین دوڑے۔ غالباً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی اس کی خاطر پیچھے رہ گئے۔ اور دوسری مرتبہ دوڑ کر آگے بڑھ گئے اور فرمایا۔ تلک بتلک۔ یعنی باری اُتر گئی۔ پس کیسے ہی پاک انسان وہ تھے۔ اور نیک نمونہ ہمارے لئے چھوڑ گئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

احباب سے التجا ہے۔ کہ وہ میری بیوی اور لڑکی کے لئے جو بیمار ہین۔ خدا کے حضور دعا صحت فرمائین۔ وما اسئلک

اجرا ان اجری الا علیٰ ربی۔ والسلام

محمد نصیب احمدی

سوادیشی

سوادیشی یعنی اپنے دیس کی اشیاء کا استعمال کرنا اور دوسر دیسون کی اشیاء کا استعمال جائز نہ سمجھنا بلکہ آج کل کے طریق بنگالہ کے مطابق حرام جاننا۔ یہ اس لفظ کے ان دونون علمی اور اصطلاحی معنے ہین۔ ممکن ہے کہ کہین کہین کوئی کوئی مسلمان بھی اس مین شامل ہوا ہو۔ مگر عموماً اس مین بنگالہ کے ہندو۔ اور پنجاب کے آریہ ہی زیادہ تر حصہ لے رہے ہین۔ اس تحریک کی بناء اور جڑ ملک کی دیسی اشیاء کی محبت اور ان کے استعمال اور رواج کے ساتھ ہمدردی نہین ہے۔ بلکہ اصل محرک اس کا بنگالہ کی تقسیم ہے۔ بنگال ایک بہت بڑا صوبہ ہندوستان کا ہے جس کے حدود کو انگریزون نے اپنے ملکی فوائد کو مدنظر رکھ کر وسیع مقرر کیا تھا۔ اور اب اُسی گورنمنٹ نے اپنے دیگر مصالح کو مدنظر رکھکر اس وسعت کے دو حصے کر دئے ہین۔ یہ گورنمنٹ کا ایک ملکی معاملہ اپنی مصلحت کا ہے۔ بنگالیون نے خواہ مخواہ اس مین دست اندازی کر کے اپنی دہوتیون مین آگ لگالی اور اس کی طپش اپنے آریہ بھائیون تک بھی پہنچا دی۔ اور ان مچھی خورون کی تقلید مین یہان کی ماس خور پارٹی اور گھاس خور پارٹی بھی جوش مین آئی۔ اور گورنمنٹ کا مقابلہ کرنے کے واسطے اپنی دہوتیون کو چست کیا۔ اور یہ تجویز سوچی۔ کہ یورپ کی اشیاء خرید کرنا چھوڑ دو۔ بس انگریز ڈر جائین گے۔ اور تقسیم بنگالہ کی تجویز کو موقوف کر دین گے۔ گورنمنٹ ایسی بزدل نہین۔ کہ بنگالیون سے دب کر اپنے ملکی مصالح کو ترک کر دے۔ اور نہ ایسی کمزور ہے۔ کہ ماشون کی گیدڑ بھبکیون پر کان رکھین۔ چند روز تک سوادیشیون کے یہ بے جا جوش فرو ہو جائین گے۔ اور ندامت کے ساتھ سب خاموش ہو کر اپنی اپنی جگہ آرام سے بیٹھ جائین گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رائے سوادیشی کے متعلق ہم اپنے کسی گذشتہ پرچہ مین شائع کر چکے ہین۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	ماعہ	صہ	صہ	صہ	سے
نصف صفحہ	صہ	صہ	صہ	سے	صہ
پورا کالم	صہ	عہ	عہ	صہ	ے
½ کالم	عہ	عہ	عہ	للعہ	عا
¼ کالم	عہ	سے	صہ	سے	عہ

ایک دفعہ کیلئے فی سطر کالم ۲ ۔ لیکن عہ روپیہ سے کم اُجرت کا اشتہار نہین لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب ۸ ۔ فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسالی کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لین۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کرے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والون کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت ۱۲ سالانہ ہوگی انکو اخبار مفت۔ لیکن محصول ڈاک انھین دینا پڑیگا۔

بدر کے دو پرچے مطلوب ہین

اخبار بدر کے پرچے نمبر اکتیس ۳۱ و چھتیس ۳۶ دفتری کی غلطی سے بعض خریداروں کو دوبارہ چلے گئے ہین۔ اور بعض کو بالکل نہین گئے۔ جن صاحبان کو نہین گئے۔ ان کی طرف سے مطالبہ ہو رہا ہے اور یہان پرچہ ایک بھی نہین۔ دوبارہ چھپوائے جائین تو بہت خرچ اور حرج ہے۔ اس واسطے التماس ہے۔ کہ جن صاحبان کے پاس یہ پرچے دوبارہ چلے گئے ہین۔ وہ براہ عنایت واپس دفتر کو ارسال کرین۔ تاکہ سب دوستون کے فائل مکمل بنے رہین۔ مینجر

ضرورت

ایک احمدی مستری کی ضرورت ہے۔ جو انجن کے کام سے بخوبی واقف ہو۔ اور چکی آرہ وغیرہ کے کام مین تجربہ رکھتا ہو سردست آئل انجن کے کام پر اس کو لگایا جائے گا۔ آئل انجن کا کام نہ جانتا ہو۔ تو سکھا دیا جائے گا۔ تنخواہ ۳۰ روپیہ خشک ہوگی۔ درخواست بمعہ نقول سندات آنی چاہیئے

المشتہر

شیخ غلام قادر و شیخ نیاز احمد۔ سوداگران۔ وزیرآباد

دفتر بدر کے واسطے ایک محرر کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندہ دفتر کے کام سے واقف ہو تھوڑی انگریزی بھی جانتا ہو۔ خط اچھا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔

مینجر بدر

کشتہ جات واعمال شگفت ونشست

دکلیس وعقد وقائم وحملان واکسیر اجساد واجسام وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو ناقدر دانون کے ہاتھون سالہا سال کی بے احتیاطیون کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہین اس لئے دو ایک نسخے اپنے تجربہ مین لائے جنکو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت مین دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اس کتاب کے مصنف نامی گرامی ومشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر باواشام گیر صاحب ہین کہ جنہون نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑون کی مجاوری اور اکسیری بوٹیون کی تلاش مین صرف کی ہے اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہین حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی سر توڑ محنت یون ضائع ہو اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور اجرت زر کثیر دیکر ترجمہ طبع کرایا ہے۔ اس کتاب مین اعمال شمسی وقمری وحملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہین کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھون روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونی ناممکن ہین۔ آخیر مین حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریادلی کے ساتھ چند ایک اپنے تجربہ ومعمولہ نسخے بھی درج فرمادئے ہین۔ ان سب خوبیون پر قیمت علاوہ محصول صرف عہ ہے اور منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور سے ملسکتی ہے

رسالہ کشتہ جات

جس مین ہر ایک دہات اور اوپدہات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنیکی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہین۔ اور ان کے کامل وناقص ہونیکی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر مین چند مفید ادویات کے مدبر کرنے اور ان کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہین۔ حجم ۷۶ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ر معہ محصولڈاک۔

خواص قرآنی المسمے بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب مین قرآن شریف کی تمام سورتون کے خواص ومنافع وفضائل واعداد وحروف وآیات وجائے نزول وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہین اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہین ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بناوے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہئیے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر۔ تینون کتابون کے خریدار کو محصولڈاک خرچ وی پی وغیرہ معاف

المشتہر

منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت مسجد طلائی لاہور

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانے اول ہی اول ہندوستان مین اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈہنگ نکالا ہوا ہے کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکہلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھون سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دہند۔ جالا۔ پہولا۔ شبکوری وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو اور قیمت صرف ۱ر

سنون وندان ملواب کسی کو امراض داڑھ ودانت تکلیف نہیں دیسکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا مسوڑے مین درد ہو یا خون آتا ہو دانت چلتے ہون منہ مین سے بدبو آتی ہو دانت مین پس ایکدفعہ لگائی پہر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے چند یوم کے استعمال سے پہر مرض نہین ہوتا اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے ۴ر

سونے چاندی کی گولیان۔ یہ دوا اسم بامسمے ہے جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دیچکے ہین یا عمر کی ضعیفی نے قوی کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنا دیا ہے ذرا ہمارے ان حبوب کا استعمال فرمائیے۔ پہر دیکھیے ہین کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی رہ سکتے ہین یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام عضوون پر کر دیتی ہین پس کمزور کو آب حیات ہین قیمت ساٹھ عدد حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین ومحمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈہ۔ ضلع دہلی

دفتر بدر سے خط وکتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے۔ سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ صاف اور خوش خط لکہا کرین بعض لوگون کی عادت ہے کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی کر لکہہ دالتے ہین کہ پہان کسی سے نہین پڑہا جاتا اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہین۔ منیجر

عمدہ ۔ مضبوط خراس وبیلنہ آہنی مستریان مولا بخش وغلام حسین مالکان کارخانہ خراس وبیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کرین

نہائیت ہی مفید اور ضروری کتابین مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم۔ بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جسمین تمام اخلاقی اور روحانی مسایل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور توریت وانجیل مروجہ سے پیشگوئیون کا اثبات واقعات وتواریخ معتبرہ سے۔ علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصون کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضون کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین نہائیت عمدہ تفسیر ہے ... بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہین دل سے نکلی اور دلون پر اثر کرنیوالی ہے۔ قیمت بلا جلد ۵ر مجلد ۶ر

(۲) **حمایل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورت مین تمام ترجمہ اور مضامین ... ہین طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلا جلد ... مجلد ...

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہین قیمت مجلد عہ

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء۔ قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت ...

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ وپارہ الم** قیمت ۶ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ...

(۷) **مفتاح القرآن** صرف ونحو کا عجیب وغریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک ... مین یاد کر کے قرآن مجید با معنی پڑہ سکتے ہین قیمت ۱۲ر (۸) **مفتاح العرب** جس کے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف ونحو پر دو مہینہ مین حاوی اور مشتاق ہو سکتے ہین ...

(۹) **جامع العلوم** یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت مین علم ڈاکٹری وطب کا ایک کتب خانہ ہے جسمین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ ونظامہا جسمانی (۳) علم ... (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائی نر سرجری یعنی جراحی ... حقیقہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت عنہ مجلد لعہ علاوہ محصولڈاک (۱۰) **میڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی** زیر طبع ہے قیمت لعہ مجلد ۱۲ (۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی مین مرض کے ساتھ اس کی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ... کامل طور پر درج کر دیگئی ہے پہلے کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت ...

(۱۲) **تشخیص الامراض**۔ اسمین تمام امراض طبی وجراحی کی تشخیص وتشریح ... نعت درج ہے قیمت ۱۲ر (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ**۔ اسمین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان**۔ اسمین ان تمام دکھون کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتی یا نادان دائیون کے ہاتہ سے اٹھانے پڑتے ہین قیمت ۳ر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس مین خوابون کی سچی فلاسفی امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۲ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے

یہ کتب پتہ ذیل پر ملسکتی ہین

فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔